تیرا انداز بیاں دیکھا تو محسوس ہوا
ایسا لگتا ہے محبت میں P.H.D کی ہے

پکارِ روح

آصف خان عادل

اُردو شاعری میں ایک ابھرتے ہوئے ستارے کے مانند ہے۔
اس نوجوان کی شاعری میں قوم کے معماروں اور نوجوان نسل کو خطاب ہیں۔
اس کی شاعری میں حُب الوطنی اور تعمیرِ قوم کی چمک نظر آتی ہے۔
اگر اس نوجوان کی یہ کوشش اور کاوش جاری رہی تو وہ دن دُور نہیں
کہ اس نوجوان کا نام اردو ادب میں سنہری حروف سے لکھا جائے۔

ایم۔ ناصر شباب

قیمت: 20

پُکارِ رُوح

مجموعہ شاعری

محمد آصف عادل

بسم الله الرحمن الرحيم

جملہ حقوق طباعت بہ حق ناشر محفوظ ہے

کتاب کا نام	:	پکار روح
مصنف و ناشر	:	محمد آصف عادل
کمپوزنگ اور ڈیزائن	:	محمد آصف عادل
تعداد	:	1000
سن اشاعت	:	2005
قیمت	:	20 روپے

کچھ مصنف کے بارے میں

اس کتاب کے مصنف آصف خان عادل نے اپنی ابتدائی تعلیم پنجاب سے حاصل کی.

اس کے بعد یہ 1998 میں پشاور ایا اور یہاں کے ایک سکول دی سرحد سکول اینڈ کالج سے اٹھویں جماعت تک تعلیم حاصل کی. اس کے بعد 2005 میں گورنمنٹ ہائی سیکنڈری سکول نمبر ایک سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اج کل یہ جوان IIMS کالج میں 1st year کا طالب علم ہے. اس نوجوان کو قدرت کے دلفریب مناظر سے کافی لگاؤ ہے اور اس قدرت کو اس نے اپنے اشعار میں سمونے کی کوشش کی ہے.

آصف خان عادل

اردو شاعری میں ایک ابھرتے ہوئے ستارے کے مانند ہے۔

اس نوجوان کی شاعری میں قوم کے معماروں اور نوجوان نسل کو خطاب ہیں۔

اس کی شاعری میں حب الوطنی اور تعمیر قوم کی چمک نظر آتی ہے۔

اگر اس نوجوان کی یہ کوشش اور کاوش جاری رہی تو وہ دن دور نہیں کہ اس

نوجوان کا نام اردو ادب میں سنہری حروف سے لکھا جائے۔

ایم ۔ ناصر شباب

غزل

میرے کہنے کا اعتبار کیوں کیا ؟
عمر بھر میرا انتظار کیوں کیا ؟

میں نے تو صرف ایسی بات کہی تھی
تم نے پھر یکدم اقرار کیوں کیا ؟

تمہیں گر شوق تھا محبت میں چوٹ کھانے کا
اے میرے یار مجھے پیار کیوں کیا ؟

عادلؔ کہتا ہے گر وفا ہی نہ تھی
میری دھڑکن کو بے قرار کیوں کیا ؟

غزل

نہ ہی آرام و عشرت دوں گا
میں تجھے سچی محبت دوں گا

تمہارے ایک تبسم کی خاطر
میں تجھے دل کی حکومت دوں گا

تمہارے ایک اشارے پہ صنم
جان قدموں میں فراحت دوں گا

اگر تم چاہو کائنات ساری
ساری دنیا کی میں دولت دوں گا

تمہارے حسن کی تعریف سے چاند چھپ جائے
تیرے چہرے کو وہ عظمت دوں گا

عادلؔ کہتا ہے ہمیں محبت ہے تم سے جاناں
میں تجھے اپنی رفاقت دوں گا

نظم

دل میں عجب سا سوال اٹھا
تیری قدرت نے کیا جواب دیا

سوال یہ تھا کہ کیسے بنا جہاں سارا
ندا یہ آئی کہ پڑھ لو ذرا قران سارا

قران پڑھا تو سنگ سے لے کر ویرانے تک
ہر ذرے میں تیری تصویر نظر آئی مجھے

تیری تصویر کو دیکھ کر مجھے یقین ہوا
تیرے سوا نہیں ہے دوسرا الہ کوئی

عادلؔ کہتا ہے مجھ کو ہے یقین یا رب تجھ پر
تجھے سوچا تصور میں میرے دل کو جواب ملا

انسان اور چیونٹی

چیونٹی :قدرت نے میری فطرت میں محنت کو بھر دیا
تم کو تو فیصلوں کا اختیار خود ہی دے دیا

انسان :مانا کہ اپنے فیصلے اپنے تو ہیں مگر
محنت کیوں ہم کریں، کیوں نہ بیٹھیں اپنے گھر؟

چیونٹی :محنت نہ کرو گے تو نہ مقام پا سکو گے
کیوں کر زندگی بھر تم آرام پا سکو گے؟

انسان :محنت کا نام سن کے آتا ہے پسین
محنت بھلا دیتی ہے دنیا کا خزینہ

چیونٹی :محنت جو کرو گے تو تم انسان رہو گے
محنت نہ کرو گے تو پھر حیوان رہو گے

انسان :محنت جو کیا بھی تو کیا صلہ دیا دنیا نے؟
اپنوں میں اور غیروں میں رسوا کیا دنیا نے

چیونٹی :میں ایک حقیر سی چیونٹی، تو ایک عظیم انسان
محنت سے ہی رہتے ہیں بلند وقار انسان

انسان :بے شک تو ہے حقیر لیکن ہے عظیم تر
دنیا میں اس محنت سے بھی کوئی شے ہے بڑھ کر؟

چیونٹی :محنت میں تو عظمت ہے، محنت میں ہی عزت ہے
محنت جو کیا تم نے تو محنت میں ہی سبقت ہے

انسان :مانا آج میں نے کہ محنت میں ہی عظمت ہے
محنت نہ کی تو نہ شرافت ہے نہ عزت ہے

ایک شعر

تخلیقِ انسان ہے عبارت بندگی سے
ورنہ خدا کی ذات بے نیاز ہے عادلؔ

زمانہ

وقت بدلا ہے نہ بدلا ہے زمانہ یارو
مسلمانوں نے بدلا ہے اپنا راستہ یارو

کبھی جو تھے وہ زمانے کے شہنشاہ و آقا
آج لگتے ہیں وہ سائل و فقرا یارو

جن کے قصے سنائے جاتے تھے دنیا بھر میں
آج اغیار کے تابع ہیں وہ سلطان یارو

جن کی تاریخ کے ادوار ہیں کندہ سنگ پر
آج لکھ رہے ہیں وہ زوال کا افسانہ یارو

عادل کہتا ہے ہم کو ہے یقین اتنا ان پر
کبھی تو جاگ جائیں گے یہ مسلماں یارو

یارب

میرے سوئے ہوئے بخت کو تو جگا یا رب
مکے کے بعد مدینے میں بھی پہنچا یا رب

تیرے کعبے پہ میں لبیک کہوں بار بار
تو اس لبیک کا مطلب مجھے سمجھا یا رب

میں تو دیدار کروں گا حضورِ اقدس کا
اپنے رسول سے تو مجھے بھی ملوا یا رب

آبِ زم زم کا پانی پیوں میں خوب سیر ہو کر
پھر اس پانی میں تو شفا کر عطا یا رب

عادل کہتا ہے مان لے میری حقیر سی درخواست
مجھے کعبے کا خدمت گار تو بنا یا رب

مارکیٹ نامہ

نہ خالص گھی یہاں ملتا ہے نہ چینی یارو
گھی کے ڈبوں میں ملا دیتے ہیں چربی یارو

چینی جو تم خریدو گے کسی دکان سے
روپوں کے بدلے میں دی جائے گی بجری یارو

اگر چاہو گے مصالحہ تم خریدنا کوئی
اس میں اینٹوں کی ملے گی پسی کنکری یارو

اگر کپڑا کوئی مارکیٹ سے خریدنا چاہو
گز گز پہ ہوگی تم سے دو انچ کٹوتی یارو

اگر دکان سے خریدو گے تم ہلدی کا پیکٹ
اس میں ملے گی چاولوں کی بھی زردی یارو

تم خریدو گے انڈا اگر کسی مرغی کا
تمہیں دی جائے گی انڈے کچھوے کی یارو

عادلؔ کہتا ہے ہر چیز میں ملاوٹ ہے اکثر
اس شاعری میں ملی ہے تھوڑی ہنسی یارو

اشعار

میں تو حضور کی زیارت کروں گا شام و سحر
موت آئے بھی تو ہو شہرِ مدینے میں قبر

ہے جس میں میسر سبھی کو آزادی
ایک ایسا دستور و آئین ہے اسلام

خدا کی ذات

جو بڑی عظمت والی ہے
وہ ہے خدا کی ذات

جو لائقِ بندگانی ہے
وہ ہے خدا کی ذات

جو نور ہے کائنات کا
وہ ہے خدا کی ذات

تخلیق جس نے انسان کیا
وہ ہے خدا کی ذات

جو مستوی ہے عرش پر
وہ ہے خدا کی ذات

عادلؔ نے جس پر حمد لکھی
وہ ہے خدا کی ذات

ماں

خدا کی رحمت کا کرشمہ ہے ماں
خدا کی محبت کا حصہ ہے ماں

بعدِ خدا ہے جو رشتہ عزیز
وہ رشتہِ رسول، وہ رشتہ ہے ماں

ہے جس میں نہ کوئی غرض نہ شبہ
محبت کا بے لوث جذبہ ہے ماں

ہے جس پہ زمانے کو فخر و یقین
ہدایت کا ایسا سرچشمہ ہے ماں

ہے جس کے بنا کائنات ادھوری
جہاں کا وہ واحد ذریعہ ہے ماں

اے خدا

اے خدا، اے خدا
سن لے میری دعا

ہم ہیں بندے تیرے
تو ہے اپنا خدا

تیرے در پہ کھڑے ہیں
ہم تو ہیں بے نوا

اے خدا، اے خدا
سن لے میری دعا

کر عطا ہم کو کوئی
آسرا یا صلہ

ہم کو تو معاف کر دے
ہم کو نہ دے سزا

اے خدا، اے خدا
سن لے میری دعا

ایک شعر

تصورات میں تخلیق کیا تجھ کو بھی
اور حقیقت میں بھی دیدار کر لیا تیرا

خدا کی ذات ہے

خدا کی ذات ہے پناہ پھر بھی
وہ ہے عیاں یہاں وہاں پھر بھی

وہ تو مستور ہے پردوں میں وہاں
نشان آشکار ہیں یہاں پھر بھی

تو اگر بندگی نہ کرے خدا کی
خدا کرتا نہیں گلہ پھر بھی

وہ تو ہر چیز میں موجود ہے لیکن
تجھے تلاشِ خدا ہے پھر بھی

وہ تو رہتا ہے فلک پہ عادلؔ
زمیں پہ ملیں گے نشاں پھر بھی

آسماں

جہاں پہ بچھا ہے یہ آسماں
پہاڑوں سے اونچا ہے یہ آسماں

رہتے ہیں اس میں دیوانِ ابر بھی
ہے مسکن ہواؤں کا یہ آسماں

ہیں اس کی جبیں پر ستارے قمر بھی
ہے دعوتِ نظارہ بھی یہ آسماں

قدرت کے ایسے نظاروں سے یہ
عجوبہ و شاہکار ہے یہ آسماں

عبرت ہے اس میں تمہاری بھی عادلؔ
کھڑا بن سہارے ہے یہ آسماں

یتیم

زمانے کا مارا ہوا ہے یتیم
بنا باپ کے بے سہارا یتیم

زمانے کی گردش میں پل کے بڑا
دھکے کھا رہا ہے بیچارہ یتیم

ہے جس کی کفالت ہم ہی پہ فرض
ہمارے ہی تھپڑ کا مارا یتیم

خدا کے رسولؐ خود سہارا ہیں جن کا
جہاں میں نہیں بے سہارا یتیم

عادلؔ کو تو اس کی شفاعت عطا کر
ہے جس کو جہاں میں اتارا یتیم

چودہ اگست

ہے چودہ اگست کو آزادی کا دن
ہوا ختم اس دن غلامی کا دن

مہکتی فضا ہے اور کھلتے ہیں پھول
یہی ہے وہ بے وقت بہاروں کا دن

ہے جس میں میسر سبھی کو محبت
یہی ہے وہ خوشی اور ارمانوں کا دن

خدا کے فضل سے ہے آزادی پائی
یہی ہے آزادی منانے کا دن

عادلؔ تمہیں کیا ہے خبر اس کی زیادہ
حقیقت میں کیا ہے آزادی کا دن

خدا کی محبت

محبت کرو گے خدا سے تو تم کو
محبت کے بدلے میں جنت ملے گی

انساں سے محبت کرو گے جہاں میں
تو ذلت ملے گی اس ذاتی مکان میں

محبت ہے اس کی نرالی و اعلیٰ
ہے اس کی محبت جہاں سے بالا

انساں کی محبت میں ہے بے قراری
ہے اس میں ملاوٹ اور ریاکاری

ہے اس کی محبت میں تسکینِ عادلؔ
میسر ہے اس میں محبت کی منزل

مسافر خانہ

یہ دنیا ہے مسافر خانہ
یہاں اپنا بھی ہے بیگانہ

نہ دکھ درد کی کسی کو ہے خبر
نہ وہ دوستی ہے نہ یارانہ

جس محبت کی انتہا نہ تھی
دولت ہے آج اس کا پیمانہ

اس دنیا میں کیا کچھ نہیں ہوتا
ضمیر بکتے ہیں آزادانہ

عادلؔ کو شکایت ہے ان سے اتنی
ہے مسلمان کیوں جداگانہ

اشعار

آج کے دور میں ملتی ہے محبت کہاں؟
چہروں پہ پہنے ہیں نقاب خود غرضی کے

تیرا اندازِ بیاں دیکھا تو محسوس ہوا
ایسا لگتا ہے محبت میں P.H.D کی ہے

تصویر تراشی ہے تیری اپنے شعر میں
کہتے ہیں مصور تو شاعری نہیں کرتا

اشعار

آنکھیں غزل ہیں آپکی چہرہ گلاب سا
یہ عشق کا کوئی جادو ہے یا سحر آپکا

تیری تصویر نظر آتی ہے نیندوں میں
تجھے چھپا رکھا ہے دل کے دریچوں میں

ہماری سوچوں پہ چھائی رہتی ہو تم ہر وقت
تمہاری کیا خبر کے ہم کو کبھی یاد بھی کیا

اشعار

حسین اتنے ہو تم اے میرے یار
کہ تیرے سامنے چاند بھی گیا ہار

حسن پہ اپنے ہے تم کو غرور بہت
تو میرے دل کا ہے سرور بہت

ہونٹ ہیں پنکھڑیاں گلاب کی
خدمت ہم کیا کریں جناب کی

اشعار

ہمیں کیا خواب دکھائے تھے محبت نے
کھلی جو آنکھ تو شرمندہ تعبیر ہوئے

چمکتے ہوئے آفتاب کو جو دیکھا میں نے
تم سے ملنے کی تمنا ہوئی

تارے جو چمکتے ہیں رات کو عادلؔ
کرتے ہیں رات بھر مجھ سے ملنے کی بات وہ

اشعار

تمہاری داستان عشق کے افسانے لکھ کر
زندگی بن گئی ہے میری افسانہ عشق

انتظار چیز ہے ایسی کہ میں بتا نہ سکوں
سرور اسکا بہت ہے کسی سے ملنے کا

نجانے کیوں مجھے یہ عشق پہ لکھنا سوجھا
ابھی تو میں نے دیا امتحان عشق بھی نہیں

اشعار

جب بادل گرج پڑتے ہیں جب سورج چمک اٹھتا ہے
تمہاری یاد آتی ہے تو دل میں درد اٹھتا ہے

عاشقی اس سے کر جس کو ہے عاشقی کا حق
جس نے پیدا کیا انسان کو ایک نطفے سے

نہ جانے کیوں مجھے تم یاد دلاتی ہو
پھر رات بھر میری نیندوں میں تم آتی ہو

اشعار

صبا کی روشنی پھیلی تو کل بھی کھل اٹھا
نجانے کیوں مجھے صبح بڑا سہانا لگا

محبت چیز ہے ایسی کہ ہر لمحے میں جان نکلے
محبت کرنے والوں کو محبت کی سلام ملے

میری چاہت پہ اعتبار نہ کیا
تم نے ہمارا انتظار نہ کیا

اشعار

چاہتے ہو تم عزت اگر دنیا میں اے عادلؔ
صدیق سی خصلت کرو پیدا اپنے دل میں

چاہتے ہو شفاعت اگر رسول نبی کی
کاربند رہو دوست طریق رسول پر

لگتے ہیں فرشتے لیکن ہیں سبھی شیطان
آج کے دور میں ملتے ہیں کہاں سچے انسان

اشعار

دعا قبول نہ ہوئی تو کفر کیوں کیا
تم کو وشواس ہے اس رب سے زیادہ بتوں پر

میں تو ہر وقت تصور میں بناتا ہوں تجھے
پر کیا کروں تیری تصویر تو نہیں دیکھی

تیری تصویر تو ہر ذرہ کائنات میں ہے
تجھے کیونکر تلاش کرتا ہوں میں بتوں میں

اشعار

اوپر والے کرم کر زمین والوں پر
معاف کر تو خطائیں اور کر درگزر

خود ہی میں تو خودی کو تلاش کر
یہ الگ بات ہے خودی بکتی نہیں بازاروں میں

اس ذات پر سے تیرا اعتماد اٹھ گیا
لگتا ہے تیرے دل میں تو ایمان نہیں ہے

اشعار

تیرے حضور میں رو رو کے دعا کرتا ہوں
مجھ بد نصیب کو بلا لے اپنے در پہ تو

فتنہ حسن میں ڈوبے ہوئے انسان ہو کیا
عشق اس سے کرو جس نے تجھے صورت دی ہے

تو خلیفہ ہے اس دنیا میں نبوت کے بعد
بدل کے رکھ دیا اس دنیا کو میخانوں میں

اشعار

تم نے اس ذات کا انکار کیوں کیا بندے
جس نے بنیاد تیری رکھی ہے اس مٹی سے

جوانوں جاگ بھی جاؤ زمانہ آگیا ہے وہ
ضرورت ہے اس دھرتی کو صلاح الدین ایوبی کی

گرا دو تم راستے کی ہر دیوار نوجوانوں
کہتے ہیں طوفانوں کا رخ موڑا ہے کسی نے

اشعار

یا رب ان نوجوانوں کو بازو عقاب دے
عطا کر تو قوت ان کو ہوا پہ راج کرنے کا

تیری خوشبو تو مہکتے ہوئے گلاب میں ہے
تیری تصویر تو ہر شے کائنات میں ہے

تیرا شکر کیا نہ اقرار کیا بلکہ ہم نے تو صاف انکار کیا
تو غفور ہے ہمیں معاف کیا سب خطاؤں کو تو نے بخش دیا

اشعار

یا رب کرم کرو ان بے ضمیر مسلمانوں پر
رشوت نے ان کی نیندوں کو حرام کر دیا

اقلام میں گرمی ہے مضطرب ہے دھڑکنیں
بیدار ہو گئے ہیں بے ضمیر مسلماں

افراد سے بنتی ہیں ملتیں و سرحدیں
افراد ہی کرتے ہیں روشن نام ملت کا

اشعار

صدا ہی دے رہی تم کو بدر و خیبر کی میدانیں
کرو پیدا اپنے دلوں میں جذبہ جہاد نوجوانوں

ہر وقت تیری یاد میں مصروف رہا میں
یا رب قلب مضطر کو اطمینان عطا کر

برداشت کر لیے ہے تکالیف ایمان نے
اب نہ سہیں گے اور غلامی کی زحمتیں

اشعار

عہد کیا کیا کیے تھے عہد وفا بھول گئے
دیکھ کر زینت دنیا کو حشر بھول گئے

سنگ کو تراش کر تیری تصویر بنائی
رنگ بھردیا قدرت نے اس میں اپنی جھلک کا

یا رب تیرے حضور میں یہ ہے دعا میری
کر بخشیں انسان کو گنہگار ہے بہت

اشعار

یا رب تجلیوں پہ تیرے اعتبار ہے
اشکار کر کرشمہ نا امید ہے مسلمان

کرنی ہے محبت تو کرو ذوالجلال سے
فطرت میں بے وفائی نہیں ہے کریم کی

اگر سجدہ کرو بخشش تمہاری ہو جائے گی
نجات کیوں تلاش کرتا ہے اغیاروں میں

اشعار

بے قرار دل کو تب قرار ملا
تیرے حضور میں جب کال ملا

کرتے ہیں روز و شب عبادت بہت مگر
اغیار کے رشتے نے ہمیں بے دخل کیا

کیوں نہ امید ہو گئے ہو عادلؔ
گھر میں ہے اس کے دیر پر اندھیر نہیں

اشعار

یا رب سنا ہے تیرے در پہ جھک جائے سر اگر
دنیا میں سر بلند ہے سر اس کا کئی بار

تیرے رستے میں گھر چلے تلوار جسم پر
میں خوش نصیب ہوں گا شہادت کی موت پر

یہ انتہائی شوق جستجو جو بن گئی عادلؔ
ہے مل گئی منزل قریب اس کے کرم سے

اشعار

یا رب میرے قلم کو وہ طوفان عطا کر
لرزے جسے دنیا کے خداؤں کی بلڈنگیں ہے

سجدے کر کے جتاتا ہے جب انسان احسان
عنایت کرتا ہے خالق رحیم ان کو اپنی رحمت سے

تیرے نظر کرم سے ہو گئے ہیں ہم منکر
نام عادلؔ ہے لیکن کام نہیں ہے عادل کا

اشعار

رتبہ شہادت عطا کر رب کریم
تیرے در سے کوئی سائل کبھی خالی نہیں گیا

تیرے در پہ تو ہم یہ اس لگا بیٹھے ہیں
نہ جانے کب بلاوا آ جائے تیرے گھر سے

اگر چاہیے تم کو کامیابی اس جہاں میں
بلند رکھنے پڑیں گے اپنے حوصلے اسمانوں سے

اشعار

تیرے احکام پر گر چل پڑے مسلماں یہ
ہواؤں کو مسخر کر لیں گے ایمانوں سے

دل کو ملتا ہے جب تسکین و آرام
بھول جاتے ہیں ہم تمہارا پیغام

یا رب کرو تباہ ایسے فاسق حکمراں کو
جو دیتے ہیں سلطنت کی ڈور اغیار کے ہاتھوں میں

اشعار

جب کوئی مصیبت پڑتی ہے ہم پہ
یاد ائے اس وقت تمہارا ہی نام

تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں
جب رد کریں ہمیں دنیا کے بھگوان

تیری رحمت تیری عطا پر جو نہ شکر کرے
خدا تباہ کرے ایسے ہی خود غرض انسان

اشعار

دونوں میں امتیاز ہے میں کس سے دعا کروں
تجھ سے دعا کروں یا خدا سے دعا کروں

فطرت میں بھر دیئے ہے رنگ اپنے کمال کے
دکھا دیئے مظہر تو نے اپنے جمال کے

بڑھ جائنگے جہاں میں اندھرے جہالت کے
قرآن سے ہٹیں گے اندھرے جہالت کے

اشعار

ہے بڑھ گیا نفاق اب مومنوں کے درمیاں
یا رب مسلمانوں کو تو اتفاق عطا کر

ہیں رنجشیں بہت کہ ہیں آسائشیں بہت
کس کو خبر یہاں کہ ہیں سزائیں بہت

مٹنے لگی ہے ظلمتِ شب اور اظلام بھی
اب ہو گا راج یہاں پہ خدا کی کتاب کا

اشعار

زندہ درگور کرتے تھے بچے و بیٹیاں
حضور کے تشریف نے ادوار بدل دیے

قران میں آیا ہے صراطِ مستقیم پر
ملیں گی منزلیں تمہیں بہت قریب سے

آیا ہے پیغمبر ہمیں خدا کی طرف سے
کرتے ہیں کیوں انکار ہم خدا کے رسول کا

اشعار

آتی ہیں صدائیں ہمیں کیوبا و کشمیر سے
کیا ہے نہیں جہاں میں کوئی بھی مسلمان

کشمیر کو کہتے ہیں سب جنت نظیر بھی
جنت سے واسطہ کیا انگریز و ہندو کو

تیری شہرت کی وجہ جان نہ سکا کوئی بھی
تیرے اخلاق ہی تیری وجہِ شہرت بن گئے

اشعار

آتی ہیں صدائیں ہمیں کیوبا و کشمیر سے
کیا ہے نہیں جہاں میں کوئی بھی مسلمان

کشمیر کو کہتے ہیں سب جنت نظیر بھی
جنت سے واسطہ کیا انگریز و ہندو کو

تیری شہرت کی وجہ جان نہ سکا کوئی بھی
تیرے اخلاق ہی تیری وجہِ شہرت بن گئے

اشعار

تیرے کلام کے کرشمے تو سب نے دیکھ لیے
نجانے کیوں اسے جادو خیال کرتے ہیں

لہو سے داستانیں لکھ لو تم اپنی شجاعت کی
جنکی لکھ جائیں تحریریں انہیں دنیا بھی پڑھتی ہے

بلند رکھ اپنی پرواز تو ہواؤں میں فضاؤں میں
تم ہو جانباز وطن کے تم کو اڑتے رہنا ہے

اشعار

کفار کی سازشوں سے جدا ہو گئے مسلماں
پیدا کرو نفاق یا رب کفار کے درمیان

تو حمید ہے تو مجید ہے تو رب سارا جہان ہے
ہمیں معاف کر گنہگار ہیں ہم سے ملا شیطان ہے

ہے قسم مجھ کو یا رب تیری عظمتوں کی
کروں گا شکر ادا میں تیری نعمتوں کا

اشعار

جب سے سیکھی ہے ان شاہین کے بچوں نے پرواز
فضاؤں کو مسخر کر لیا اپنی اڑانوں سے

لہو و لعب میں گر چکے ہیں اس قدر یہ مسلمان
نہ خیال ہے بندگی کا نہ خدا کی خدائی کا

نہ آزمانا تم کبھی خدا کے ان شیروں کو
تکبیر کے نعروں سے ہلا دیتے ہیں جہاں کو

اشعار

شیرِ خدا بھی ہیں اور غلامِ رسول بھی
پڑھا ہے جس نے کلمہ توحیدِ خدا کا

ماں باپ کی عزت کرو دنیا میں اے عادل
کہتے ہیں خاک قدموں کی نویدِ جنت ہے

صدا پڑتی ہے جب کانوں میں تیری حمد و ثنا کی
دلِ غمگیں میں ایک نور سا اترنے لگتا ہے

اشعار

برپا کر دیں گے انقلاب ہم دشتِ ویراں میں
نہیں دیکھا تم نے زور خدا کے جیالوں کا

کیوں بنے بیٹھے ہو خدا تم اس جہاں کے انسان
سنا نہیں تم نے کہ ہر فرعون کے لیے موسیٰ ہے

نظارہ حسن کرنے کو بصارت کی ضرورت ہے
خدا کہتا ہے انساں کو میں نے حسیں بنایا ہے

اشعار

ہے تمنا کہ اب دنیا میں یہی کام کروں
تیرے کلمے کو ہر زباں پہ صبح و شام کروں

بندوق پکڑا کر چھڑایا ہم سے قرآن کو
کیا ہے قصور اپنا یہی کہ ہم ہیں مسلمان

یہ دنیا کھیت ہے بھائی ذرا دھیان سے بونا
جو بونا ہے سمجھ کے بو وہی کاٹنا پڑے گا

اشعار

رنجشیں مٹ گئیں اور مشکلیں ہیں آسان ہوئیں
بڑھائی جب ہم نے دوستی خدا کے خانے سے

ہم تو انکار پہ انکار کیے جاتے ہیں
تو زبردست ہے ہمیں اور دیے جاتا ہے

تیری رحمت کا پیمانہ نہ کر سکا کوئی
جہاں بھی کم ہے مقابلے میں تیری رحمت کے

اشعار

تیری عظمت کے گیت ہیں لبِ اغیار پر
نہیں ہے کیوں بھروسہ ہمیں تجھ غفار پر

جس پر استوار ہے تعمیرِ کائنات ساری
آج اسی کا انکار کرتے نظر آتے ہیں

تیری عظمت پہ کسی کو شک و شبہ کیا ہے
تیری عظمت کی گواہی تو سنگ و زار نے دی

اشعار

قرآن کو جلایا ہے اس لیے کفار نے
چاہتے ہیں خاتمہ وہ خدا کی کتاب کا

قرآن کا خاتمہ نہیں ممکن جہاں سے
رچ بس گیا ہے قرآن مومنوں کے سینوں میں

قرآن کی حفاظت کا ذمہ لیا خدا نے
کیونکر مٹے قرآن اس جہانِ فانی سے

اشعار

کس نے کہا کہ مٹ گیا قرآن جہاں سے
قرآن تو محفوظ ہے ساتویں آسماں میں

عادل نہیں کہتا خدا خود ہی کہتا ہے
قرآن کو پڑھنا ہے اسے عام کرنا ہے

یہ زمین اور کائنات جو ہے
ہے بھری پڑی تیری صفات سے

اشعار

کیا کیا نہ کر بیٹھے اس دنیا کی خاطر
کچھ تو تیاری کر آخرت کے لیے بھی

تم کو ہے ناز اس دنیا کی بادشاہی پر
وہ بے نیاز ہے دنیا کی بادشاہی سے

تم نصیحت کرو یا نہ کرو برابر ہے
خدا نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے

اشعار

بادشاہی میں بھی نہ چین تجھ کو نصیب ہوا
کچھ تو راحت ہے اس دنیا کی فقیری میں بھی

کوئی نہ کر سکے وہ کام کروں میں
اللہ کی ہدایت کو اب عام کروں میں

جو اپنی بھی حفاظت کے محتاج ہوں عادلؔ
دنیا میں کیوں کر اس کی عبادت کرے کوئی

اشعار

عمر گزار دی دنیا کے تماشوں میں عادلؔ
کیوں نہ خیال تجھے یومِ حشر کا آیا

کیوں سجدے کرتا ہے تو لاکھ خداؤں کو عادلؔ
اس ایک خدا کی بندگی سب سے نرالی ہے

تم اگر چاہو اسے وہ بھی تمہیں چاہے گا
تم اس کے ہو جاؤ وہ بھی تمہارا ہو جائے گا

اشعار

تو اگر انسان ہے وہ بھی تو ایک انسان ہے
فرق صرف اتنا وہ یہودی تو مسلمان ہے

نہ بلوچی نہ سندھی نہ ہم پٹھان ہیں
یہ بڑی بات ہے کہ ہم سب مسلمان ہیں

تو لاکھ خداؤں میں ہے خدا عظیم تر
ہمارے حال پہ یا رب تو اپنا کرم کر

اشعار

صدا آتی ہے تمہیں وادی کشمیر سے
نہ کھیل ہماری زندگی کے خواب اور تعبیر سے

قرآن کے کہنے کو تم کہتے ہو
وحشت اختیار کر لیا خود ظالموں کی حکومت

یہ دور ہے عجب اور عجب ہے اس کا دستور
ہیں خوش غلامی میں یہ خادمِ رسول بھی

اشعار

گرم کر رکھا ہے بازار قتل و غارت کا
چین لوٹ لیا ہے معصوم مسلمانوں کا

اسلام کی روشنی کو اب عام کریں گے
ختم اب جہالت کی سیاہ شام کریں گے

جوانو آخری امید ہو تم آخری کرن
تم دین کے جانباز ہو تم دین کے کندن

اشعار

اختیار کر لے اگر حضور کی سنت
کوئی نہ کر سکے گا پھر ان کی مخالفت

وہ تو کہتے ہیں کہ اسلام دہشت گردی ہے
خود دہشت گرد ہیں اگر جھانک لیں گریبانوں میں

اے دوست میرے دیکھ کر منزل کی طرف چل
راستہ بڑا کٹھن ہے اور منزل ہے بہت دور

اشعار

تیری تعریف کے اغیار بھی گن گاتے ہیں
لیکن مومن ہے کہ منکر ہے تیری رحمت سے

میں نے آسمان کے چہرے میں شفق دیکھی ہے
تم اندھیرے میں روشنی کی بات کرتے ہو

تم کو اپنی شجاعت پر اگر بھرم ہے اتنا
تلوار اٹھا اور ان ادوار کو تازہ کر لے

اشعار

تم جس تہذیب و تمدن کی بات کرتے ہو
جنہیں قرآن جہالت و گناہ کہتا ہے

خود کو کہتے ہیں مسلمان پر مسلمان نہیں
ان کے سینوں میں تو دل ہے لیکن ایمان نہیں

وہ تو غیروں پہ بھی برساتا ہے اپنی رحمت
تم نا امید ہو اس کی کرم نوازی سے

اشعار

اگر پھولوں میں دیکھو اگر محسوس کر لو تم
تو قدرت کے نظارے تم پر آشکار ہو جائیں

جس کی آواز پر سنگ بھی لبیک کہتے ہیں
تم اس رسول کو ساحر خیال کرتے ہو

دین کے راستے میں اذیت سے پریشان ہوں
دین کے راستے میں اذیت کا ہے اپنا مزہ

اشعار

غور کر کے اس کائنات پہ معلوم ہوا
اس کائنات کی تعمیر کا مقصد کیا ہے

اس جہاں میں تو صرف تیری حکمرانی ہے
یہ جہاں فانی ہے ہر چیز یہاں فانی ہے

خدا کو بے رخی پسند نہیں ہے اے عادلؔ
نہ زمانے میں کبھی بے رخی اختیار کرو

اشعار

نہ زمین پہ اکڑ کے چلا کرو اے عادلؔ
یہ کبریائی صرف اس کو زیب دیتی ہے

وہ تو نزدیک ہے شہ رگ سے بھی زیادہ عادلؔ
تو ہے کہ غیر سے مانگنے کی بات کرتا ہے

اگر معاف کر دو دشمنوں کو تم عادلؔ
خدا کہتا ہے تجھ کو بھی میں معاف کر دوں گا

اشعار

خدا کہتا ہے عادل مجھ سے تو مانگ کے دیکھ
تیری خالی جھولی کو نہ بھروں تو پھر کہنا

وہ نرالا ہے نرالے اس کے دستور ہیں
ہم گناہ کرتے ہیں وہ ہمیں معاف کرتا ہے

تیری رفتار پہ ہے فخر زمانے کو بھی
وقت لکھتا رہا ہے تیرے افسانے کو بھی

اشعار

اس دین کی عزت و حفاظت کے لیے تم
رقم کر لو اپنی داستان لہو سے

جو کبھی تھے اپنے غلام آج وہ آقا ہیں
پہلے ایمان تھا اب جنگ ہے بادشاہی پر

خوابِ غفلت سے تو بیدار کر مسلماں کو
مثال دے جس کی دنیا ایسا کردار کر مسلماں کو

اشعار

آج کل ظلم ہو رہے ہیں مسلمانوں پر
مجھے تو شک ہونے لگا ان کے ایمانوں پر

کشمیر کی وادی میں بھر گیا لہو کا رنگ
نجانے کب رکے گی خود غرضی کی یہ جنگ

دل میں خدا کا خوف لب پہ دعا ہے میری
آزاد کر کشمیر کو ہے التجا میری

اشعار

تو اجنبی تھا اجنبی تمہیں زمانہ لگا
جب اس دنیا میں تم آئے تو قید خانہ لگا

وہ تو کہتے ہیں مسلمان جسدِ واحد ہے
آج کل کوئی کسی کا نہیں لگتا ہے مجھے

اپنے بھی اعتبار کے قابل نہیں رہے
غیروں کا تو شکوہ نہیں ہے پھر بھی کسی سے

اشعار

نہ صورت سے نہ امیری نہ صدارت سے
رتبہ ملتا ہے تو سیرت و عبادت سے

تمہیں گر شوق ہے اتنا لہو بہانے کا
خنجر اٹھا اور کفار کا خاتمہ کر دے

راہِ خدا میں تجھ پہ بیت جائے شام اگر
صلہ ملے گا تجھ کو اس کا دنیا سے بڑھ کر

اشعار

یہ محبت ہے تیری جس کے سبب زندہ ہیں
ورنہ ان لوگوں نے تو کب کا مار دیا تھا ہمیں

زمانے کو بھی فخر ہے ایسے جوانوں پر
جن کے قصے لکھے جاتے ہیں آسمانوں پر

نہ تو خدا کی اطاعت سے کفر ہے ہم کو
نہ پھر اس کی آواز پر لبیک کہتے ہیں

اشعار

تیری چاہت کی خاطر ہم نے دکھ اٹھائے ہیں
تیری رحمت سے خالی دامن بھر آئے ہیں

تیری بادشاہی کی کوئی انتہا نہیں
تو خدا ایک ہے، دوسرا کوئی خدا نہیں

بہا کے مومنوں کا لہو شوق سے اغیار
سوری کا لفظ کہہ کے چھپ جاتے ہیں مکار

اشعار

تم تو خدا کے شیروں کو آزماتے رہتے ہو
کسی دن اپنی آزمائش بھی کرانی پڑے گی

یہ جو سزا اور جزا کی رٹ لگا بیٹھے ہیں
انہیں بتا دو یومِ سزا بھی ہے ایک دن

نہ مسلمان ہیں نہ کام مسلمانی کا
گلہ کرتے ہیں پھر بھی غیر کی بے ایمانی کا

اشعار

رات بھر خواب میں تیرا دیدار کرتا رہا
صبح آنکھ کھولی تو نصیب پہ رونا آیا

یا رب میری تقدیر کو گلزار بنا دے
جتنے بھی خار ہوں اس میں وہ سارے مٹا دے

اغیار کے کہنے پر آ کر کیوں کی شرارت
اس نے تو بھرا تھا لہو تیرا شرافت سے

اشعار

صدیق سا جذبہ پیدا کرو میرے دل میں
بندہ یہ غلاموں کی آزادی کا ہے شوقین

کیا کیا کیے تھے وعدے ہم نے عالمِ ارواح میں
دنیا کی رنگینیوں میں آ کے وعدے بھول گئے

اس دل کی دھڑکنوں میں ہم نے بسایا تم کو
قرار تب ملا جب رب کو یاد کیا

اشعار

کاغذِ عشق مٹ گیا تو کیا ہوا
خانہ دل ابھی کورا پڑا ہے

آئین ہو کہ دستور ہو کہ کوئی بھی عدالت
قرآن کی اختیار کرو تم طرزِ حکومت

لب پہ میرے تو ہے لیکن دل میں نہیں ہے تو
کیسے کہوں میں تم سے بندہ میں تمہارا ہوں

اشعار

ہے روح مضطرب اور مضطرب ہیں دھڑکنیں
ہے موت حقیقت لیکن تسلیم نہیں کرتے

ہے اقتدار کی جنگ اور جل رہے ہیں مسلماں
کل جن میں بھائی چارہ تھا آج وہ ہیں بے اتفاق

ہے یہی میری آرزو یا رب
کہ کروں تیری جستجو یا رب

اشعار

خوابوں کی اس دھرتی سے نکل جاؤ اے عادلؔ
حقیقت میں نہیں ملتی ان خوابوں کی تعبیر ہے

عشقِ دنیا نے زندگی ہے اجیرن کر دی
موت نے ختم زندگی کی ہر الجھن کر دی

رسول بھی امین ہوں، جبریل بھی امین
ایک لفظ کی خیانت پھر اس کتاب میں نہ ہو

اشعار

جب خاک ہو جائیں گی ہڈیاں تمام تر
پھر بھی نہ بچ سکو گے تم خدا کی نظر سے

حوریں بھی ملیں گی اور غلمان بھی ملیں گے
جنت میں تم جاؤ گے تو انسان بھی ملیں گے

لہو میں رنگ لیے ہیں ہاتھ مسلمانوں کے
ٹھکانے ہیں جہنم میں سبھی شیطانوں کے

اشعار

اپنی تخلیق کا مقصد کیوں بھول گیا انسان
اپنی اوقات پہ کیوں ہے اکڑتا اتنا

کیوبا میں لٹ گئی ہیں عصمتیں قرآن کی
دل رو رہا ہے حالتِ مسلم کو دیکھ کر

قرآن ہے دستور آدمی کے لیے بھی
قرآن ہے منشور زندگی کے لیے بھی

اشعار

جہالت کے اندھیروں میں ڈوبا ہے جہاں یہ
اس کو پرنور اور روشن کرو فانوسِ علم سے

نہ بھائی چارہ، نہ اخوت، نہ محبت ہے باقی
دیکھو دنیا میں یہاں پہ تو سفاکت ہے باقی

نہ درویشی پہ اعتبار کرو اے عادل
ظاہر ہوتے ہیں کچھ، باطن ہوتے ہیں کچھ

اشعار

شبِ تاریک کو روشن کرو ایمانوں سے
ہے یہی التجا میری سب نوجوانوں سے

میں خدا ہوں نہ خدائی پہ دسترس میری
میں تو بندہ ہوں بندگی ہے سفارش میری

مجھے خدا کی خدائی سے نہیں ہے مطلب
مجھے مطلب ہے اس خدا کی بندگی سے

اشعار

قرآن کا مطلب ہے شفاعت و بندگی
قرآن بھلا دیتا ہے جہالت کی زندگی

میں نے ضمیر کے کہنے پہ اعتبار کیا
بندوں کو چھوڑ کے خدا سے میں نے پیار کیا

مجھے تو لے چل حضور کے روضے پہ خدا
میں ننگے پاؤں پھروں گا شہرِ مدینے میں خدا

اشعار

محبت کا ایسا عجوبہ ہے ماں
جس میں محبت کا ہر رنگ ہے چھپا

جس کو ہوتی ہے جستجوئے منزل
منزل مل جاتی ہے اس کو اکثر

یا رب مجھے کامیاب کر تو میرے ارادوں میں
میں آگ لگا دوں گا دشمن کے ٹھکانوں پہ